

# نور و بشر

مفتی

فیض ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب و العجم، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح  
مدظلہ العالی

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

[www.faizahmedowaisi.com](http://www.faizahmedowaisi.com)





بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

## نور وبشر

تصنيف للطبيب

عشر المصنفين بقيت الوقت فيخرج ملت ومشرع عظمى باكستان  
حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

( ) ..... ☆ ..... ☆ ..... ☆ ..... ( )

( ) ..... ☆ ..... ☆ ..... ( )

( ) ..... ☆ ..... ( )



## استفسار

از ہارون آباد

حضرت مولانا اویسی صاحب مدظلہ

سلام مسنون!

ایک پمفلٹ روانہ ہے۔ اُس کے چند سوالات ہمیں کھٹکتے ہیں آپ اُن کے جوابات لکھ کر بھیجئے۔

فقط والسلام

محمد اختر۔ تحصیل ہارون آباد۔ ضلع بہاول نگر



عزیزم محترم سلمہ ربہ

وعلیکم والسلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر کو مصروفیت ہے۔ مختصر سے جوابات حاضر ہیں یاد رہے کہ پمفلٹ کی عبارت سوال کے طور اور فقیر کا نیچے

ملاحظہ ہو۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاول پور



**سوال :-** یہ بات مسلمانوں کو پریشان کئے ہوئے ہے کہ آیا پیغمبر ﷺ نور (Light) تھے یا بشر (Human Being)؟

**جواب :-** مسلمان کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسلمان کو تو اطمینان ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ جامہٴ بشریت میں تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ کی حقیقت نور ہے۔ باقی رہی پریشانی تو البتہ مناقض حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں بھی پریشان تھے کہ حضور ﷺ کیا ہیں اور اب بھی ایسے لوگوں کے ذہنوں میں وہی نشہ ہے اسی لئے پریشان ہیں۔ انہیں کہہ دو کہ تمہیں یہ پریشان آج تھوڑی ہے کل قبر میں اور پھر میدانِ محشر میں اور بڑھ جائیگی۔

**فانظروا انی معکم من المستظرین**

غیر مقلد وہابی حضور ﷺ کو حیات النبی نہیں مانتے۔ اس کا ثبوت اُن کی بڑی کتابوں میں ملتا ہے۔ دو ورقہ پمفلٹ میں اسی لئے لکھا کہ آیا پیغمبر ﷺ نور تھے یا بشر یعنی زمانہ ماضی بعید میں تھے اب (معاذ اللہ) نہ ہیں، نہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون**

**اہلسنت کا عقیدہ**

یہ ہے کہ حضور ﷺ اب بھی ویسے زندہ ہیں جیسے چودہ سو سال پہلے۔ اسی لئے ہم پڑھتے ہیں

**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

**”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں“**

غیر مقلدین کہتے ہوں گے محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول تھے تبھی تو لکھا کہ نور تھے یا بشر۔

**سوال :-** تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ مخلوق میں لاشریک ہیں اور بعد از خدا آپ ﷺ ہی بزرگ ہیں آپ ﷺ کا یہ مقام عالی مقرر ہو چکا۔ اب اگر آپ ﷺ نور ہیں تو اس سے آپ ﷺ کا درجہ مبارک بڑھ نہیں سکتا اور اگر آپ ﷺ بشر ہیں تو آپ ﷺ کی شان اقدس گھٹ نہیں سکتی لہذا اب دیکھا جائے کہ فی الواقعہ آپ ﷺ ہیں کیا۔“

**جواب :- (۱)** مخالفین کے اتنا حواس باختہ ہیں۔ درودِ ﷺ کے لئے ادھر تو کہتے ہیں بدعت ہے کیونکہ حضور ﷺ سے صرف درودِ ابراہیمی ثابت ہے اور بس اور ادھر خود اس بدعت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

**(۲)** حضور ﷺ بمعنی حاضر۔ لیکن اُن کے عقیدہ پر جو بھی حضور ﷺ کو حاضر مانے یا لکھے وہ پکا مشرک۔ اُس کی عورت



نکاح سے خارج۔ اب خود اپنے رسالوں میں تقریروں میں کہتے ہیں یہ فتویٰ بفضلہ تعالیٰ اب اُن پر ہی موزوں ہے کیونکہ بلاسوچے نبی پاک ﷺ کو حاضر کہنے اور لکھنے لگ گئے اور ہم تو بفضلہ تعالیٰ بڑے زوردار دلائل سے اپنے نبی پاک ﷺ کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ تحقیق کے لئے فقیر کی کتاب ”تسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر والناظر“ کا مطالعہ کیجئے۔

(۳) حضور ﷺ کو حضور کہنا بدعت ہے۔ غیر مقلدین حضور ﷺ کو حضور کہہ کر اور لکھ کر اپنے بدعتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں

اور

### کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔

کے تحت جہنم کے ایندھن ہوئے۔

(۴) حضور ﷺ کے لئے پورے درود لکھنے کے بجائے (۷۰) لکھنا محرومی ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے علاوہ متعدد فقہاء و محدثین نے ایسے ہی لکھا ہے۔

### نورانیت کا ثبوت

ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کو بے مثل بشر مانتے ہیں اور نور۔ چند ایک دلائل آپ ﷺ کی نورانیت کے متعلق ملاحظہ

ہوں:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

**ترجمہ:** بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (پارہ ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۷۳)

**ترجمہ:** اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

ہر دو آیتوں میں نور، برہان، نور مبینا سے مراد جملہ مفسرین کے متفقہ اقوال کی روشنی میں سرور کائنات ﷺ

کی ذات ستودہ صفات مرادہ ہے جو ایک ایماندار، سلیم الطبع اور صاحب فہم و دانش کے اعتماد و یقین کے لئے کافی ہے مگر جن کے دلوں میں شکوک و شبہات کے لاتعداد گندے کیڑے پیدا ہو گئے ہیں اُن کے حق میں دلیل و برہان کا دفتر بھی ناکافی ہے۔

چنانچہ ان واضح قرآنی بیانات کے باوجود بھی کتنے جاہلوں نے نورانیت مصطفیٰ ﷺ کا کھلے لفظوں میں انکار کر دیا

اور اب تک اپنی اسی بدعقیدگی اور گندگی ذہنیت پر قائم ہیں۔

یعنی بدعت حسنہ جو ہمارے نزدیک جائز ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک اُس کا ارتکاب جہنم میں جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ ”کراہت

صلوات فضیلت ﷺ“



## احادیث شریف

امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور امام بخاری و امام مسلم کے اُستاذ الاستاذ حافظ الحدیث احد الاعلام ابو بکر بن صوام نے اپنی تصنیف میں حضرت سیدنا و ابن سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

قال قلت يا رسول الله بابي انت و امي اخبرني من عن اول شيء خلقه الله تعالى قبل الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى قد خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره فجعل ذلك النور يدرد بالقدره حيث شاء الله تعالى ولم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قليم ولاجنة ولا نار ولا ملك ولا سماء والارض ولا شمس ولا جني ولا انسى فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم ذلك النور اربعة اربعة اجزاء فخلق من الاجزاء الاول القلم و من الثاني اللوح و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات و من الثاني الارضين و من الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء۔ (الحديث، المواهب، زرقاني)

**ترجمہ:** یعنی وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔ فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرت الہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اُس وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتے آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اُس نور کے چار حصے بنائے پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ الی آخر الحدیث اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی دلائل النبوة میں روایت کیا اور بہت کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے مثلاً دلائل النبوة، البوصیم، مدارج النبوة، خصائص کبریٰ وغیرہ۔

(۲) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار والروح النبوة القدسیة لمعة من نوره والملائکة شرد تلك الانوار قال علی بن ابی طالب اول ما خلق الله نوری من نوری خلق کل شیء وغیرہ مما فی معناه۔ **ترجمہ:** یعنی امام اجل سیدنا ابو الحسن اشعری قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نور ہے مگر اور نوروں کی طرح نہیں اور نبی ﷺ کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔



اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔

## اقوال علمائے ربانی

(۱) مولانا عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة میں فرماتے ہیں

انبیاء مخلوق انداز اسمائے ذاتیہ حق، اولیاء از اسمائے صفاتیہ و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ  
وسیدہ رسل مخلوق است از ذات حق و ظہور حق دروے بالذات است۔

## فائدہ

لیکن ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی کا کُل حصہ یا کُل ذات نبی ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔ حضور ﷺ کو خواہ کسی شے کو جز ذات الہی، خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل تو اللہ عز و جل و رسول ﷺ جانیں۔ عالم میں ذات رسول ﷺ کو تو کوئی پہچانتا نہیں جس پر حدیث بابا بکر لم يعرفنی حقیقۃً غیر ربی۔ مطالع المسرات شاہد ہے۔

بلاشبہ و تمثیل یوں سمجھ لیجئے کہ آفتاب نے ایک عظیم و جمیل آئینہ پر تجلی کی جس سے آئینہ چمک اٹھا اور اُس کے نور سے دیگر آئینے، پانیوں کے، چشمے اور ہوائیں وغیرہ روشن و تابناک ہو گئیں۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پر تو آن  
ہر کجا من نگری انجمنے ساختہ اند

## سوال

اگر کوئی شخص اپنی کج فہمی و نادانی کا ثبوت دیتا ہوا کہے کہ تمام عالم نور محمدی ﷺ سے بغیر اُس کی تقسیم کے کس طرح

بنا؟

## جواب

تو اُس کا جواب اس طرح دیا جائے گا کہ وہ نور بالذات منقسم نہیں ہوا بلکہ اُس کی شعاعیں منقسم ہوئی ہیں جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے۔ جیسے ایک چراغ کی لو سے ہزاروں چراغ جل اٹھیں۔ جس سے نہ تو ذات آفتاب



میں کچھ فرق آیا اور نہ عین چراغ میں۔

**خالق کل الوری ربك لا غیرہ**

**نورك كل الوری غیرك لم یس لن**

(۲) امام اجل محمد بوسیری قدس سرہ ام القرئی میں عرض کرتے ہیں کہ

انبیاء حضور ﷺ کی سی ترقی کیونکر کریں۔ اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں مقابلہ نہ کیا۔

انبیاء حضور ﷺ کے کمالات عالیہ میں حضور ﷺ کے ہمسرنہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور ﷺ تک پہنچنے سے روک دیا۔ وہ تو حضور ﷺ کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی دکھاتا ہے۔

(۳) مطالع شریف میں ہے

اسمہ ﷺ محی لحیاء جمیع الکون بہ ﷺ فہو روحہ و حیاتہ و سبب وجودہ لقائہ۔

**ترجمہ:** حضور اقدس ﷺ کا نام پاک محی ہے۔ زندہ فرمانے والے اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی کی

حضور ﷺ سے ہے تو حضور ﷺ تمام عالم کی جان و زندگی اور اُس کے وجود و بقا کے سبب ہیں۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ﷺ ہیں باقی سب اُن کے عکس و ظہور ہیں۔

(۴) حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تو اصل وجود آدمی از تخت

وگر ہرچہ موجود شد فرع تست

نکسے کہ چرخ فلک طور اوست

ہمہ نور ہا پر تو نور اوست

اسی طرح تمام اسلاف کا عقیدہ ہے لیکن وہابیت خود بزرگوں کے طریقے کو غلط کہتی ہے پھر اُس کا علاج کیا۔

**سوال**

اگر یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں کیونکہ

اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور غیر مخلوق ہے۔ یہ بات اسلامی عقائد کے خلاف ہے اور کسی مسلمان کو اس سے انکار نہیں کہ حضور ﷺ



اللہ کے بغیر خلق (بہترین خلق) اور اس کے عبد اور بندے ہیں۔

## جواب

اگر مگر کی ایسی لاعلاج بیماری ہے جسے چمٹ جائے پھر وہ جہنم میں پہنچنے کے بعد بھی اس خطبہ سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ شیطان لعین کو دیکھئے کہ اُس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اگر خلیفہ ہیں تو مٹی سے کیوں بنے ہیں۔ اب بھی انکاری ہیں پھر جب جہنم میں پہنچیں تو بھی اسی عقیدہ پر جما رہے گا۔ اسی طرح یہی بیماری آج کل کے لوگوں کی ہے کہ وہ ہر وقت اسی خطبہ میں ہیں اگر حضور ﷺ نور خدا تھے تو کھاتے پیتے کیوں رہے، اگر نور تھے تو نکاح کیوں کئے، اگر نور تھے تو بچے کیوں جنے، اگر..... اگر..... اگر..... اگر.....

کچھ یہی بیماری اسی سوال میں ہے کہ اگر حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں۔ نامعلوم یہ لازمہ حضور ﷺ کے لئے یا دوسری اشیاء کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، آیت ۷۲)

**ترجمہ:** اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا:

اَلْقَهْآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرَوْحٌ مِّنْهُ (پارہ ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۷۱)

**ترجمہ:** کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح۔

کیا یہ لوگ حضرت آدم و حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی روح نہیں مانتے۔ مانتے ہیں تو کیا حضرات بھی غیر مخلوق ہیں (معاذ اللہ) اگر کوئی جواب دے کہ یہ اضافت تو تشریفی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے بھی اضافت تشریفی مان لو تو کیا حرج ہے تا کہ مسند عبد الرزاق والی حدیث پر عمل ہو جائے اور دنیا میں جھگڑا برپا نہ ہو۔ لیکن ایسا ماننا اُن کے لئے موت ہے اور سانپ کھا جائے ان کو اگر اضافت تشریفی مانیں۔ باقی ذاتی نور ہونا تشابہات سے ہے اور تشابہات احکام میں عقل کو دخل نہیں بنایا جاتا۔

## سوال

اگر یہ مانا جائے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو اُس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ اللہ سے پیدا



ہوئے اور اُس کے جزو ہیں۔ یہ یحییٰ وہی عقیدہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائی رکھتے ہیں جس کی تردید قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے۔

**لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (پارہ ۳۰، سورۃ الاخلاص، آیت ۳)**

**ترجمہ:** نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

## جواب

وہی پرانی بات کہ اگر یہ ہوگا تو وہ ہوگا۔ کس لحاظ سے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور ماننے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے پیدا ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے۔ یہ طرز عیسائیوں سے آپ حضرات نے سیکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اس لئے تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح ہیں۔ **کمال قال روح منہ** یہ شبہ اُس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو قابل انقسام مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو منزہ و پاک ہے۔ نور کے جمیع اقسام تو اس طرح قابل تقسیم نہیں ہیں مثلاً علم نور ہے لیکن اس میں انقسام کا کیا معنی۔ روشنی نور کی ایک قسم ہے لیکن اس میں انقسام کا وہم ہی نہیں۔ سورج دنیا پر ضیاء پاشیاں فرما رہا ہے لیکن اُس کے نور کی کوئی بھی تقسیم نہیں ہوئی اور نہ ہی اُس کی تقسیم کا کوئی قائل ہے البتہ جب کسی مخالف کو اپنی گمراہی پھیلانی ہوتی ہے تو وہ کوئی نہ کوئی غلط سہارا لے کر عوام کو بہکا تا ہے جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا مجر بنانے پر آیت **روح منہ** کا سہارا لیا عیسائی تو ہیں ہی عیسائی۔ مجھے اُن لوگوں پر حیرانی ہے کہ وہ اُن کی تقلید میں اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے ایک ایسا بہتان تراشا جس پر نہ خدا کا خوف کیا اور نہ اپنی بدنامی سے ڈرے۔

## الطیفہ

جب ہم شروع شروع میں بہاول پور آئے تو ایک عظیم الشان جلسہ کروایا جو نہایت کامیاب ہوا۔ دوسرے سال اسی طرح کا اجتماع ہونے والا تھا۔ عزیزم مولانا گل محمد اویسی صاحب منظوری لینے گئے تو ایس پی صاحب نے فرمایا کہ مولانا تم عیسائیوں جیسا عقیدہ رکھتے ہو اور یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے فلہذا جلسہ کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا حیران ہو گئے۔ ایس پی صاحب سے پوچھا۔ جناب عیسائیوں والا عقیدہ کیسے۔



ایس پی صاحب نے فرمایا

کل پرسوں بہاول پور کے علماء کا وفد مجھے ملا اور کہا یہ جلسہ کرائیو والے لوگ حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کے نور کا جُز مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا جُز مانتے ہیں۔

مولانا گل محمد اویسی صاحب نے ایس پی صاحب کو حضور ﷺ کی نورانیت کا مفہوم سمجھایا اپنے عقائد بتائے اور مخالفین کی چالاکی و عیاری کی روایت دسنائی تو ایس پی صاحب نے فرمایا یہی عقیدہ تو ہمارا ہے۔

مولانا گل محمد اویسی صاحب نے فرمایا جناب! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے تھے یہ ہمارے مخالف ہیں۔ ان کا کام یہی ہے کہ وہ ہمارے اوپر غلط الزام تراشیں اور عوام کو ہم سے بدظن کریں۔

## سوال

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، آیت ۹۳)

**ترجمہ:** تم فرماؤ یا کی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

## جواب

یہ اعتراض ان لوگوں نے مرزائیوں سے سیکھا ہے یا یوں کہو کہ مرزائیوں نے ان سے سیکھا ہے کیونکہ جب یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تو ہمارے جیسے ہیں پھر مرزائیوں نے کہا کہ جب وہ ہمارے جیسے ہیں تو پھر نبوت صرف اُن تک محدود کیوں۔ وہ بھی بشر ہم بھی بشر، وہ بھی نبی اور ہم بھی نبی۔

یہ جملہ ایک آیت کا ٹکڑا ہے۔ سالم آیت یوں ہے

أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ ذُخْرٍ أَوْ تَرْفَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُفْقِكَ حَتَّىٰ تَنْزِلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرُؤُهُ

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، آیت ۹۳)

**ترجمہ:** یا تمہارے لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ یا کی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔



در اصل یہ آیت کفار کے ایک غلط عقیدہ کی تردید میں نازل ہوئی جس کا شان نزول بتاتا ہے۔

## سوال

حضور ﷺ کا ارشاد ہے

ابنا انا بشرا غضب کما یغضب البشر۔ (مسلم)

میں بشر ہوں مجھے غصہ بھی بشروں کی طرح آتا ہے۔

## جواب

حضور سرورِ عالم ﷺ معلم حکمت بن کر تشریف لائے ہیں ہر مسئلہ عملی طور پر خود کر کے سمجھایا۔ یہ حدیث بھی تو واضح و انکسار کے باب سے ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی اُمت کو سمجھایا کہ دیکھئے کہ میرے سے باوجود یکہ خدائی امور سرزد ہوئے لیکن خبردار نہ مجھے خدا سمجھو اور نہ ہی خدا کا بیٹا بلکہ ایک بندہ خدا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کی اُمت نے معمولی معجزے دیکھ کر اُن کو خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ لیکن حضور ﷺ نے بڑے کمالات و معجزات دکھلائے لیکن اُمت کو کبھی جرأت نہیں ہوئی کہ حضور ﷺ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہے وہ صرف اسی وجہ سے کہ حضور ﷺ ہر وقت تواضع و انکسار کا اظہار فرماتے رہے اور دل و دماغ میں عبدیت کا تصور بٹھا دیا۔

(۲) ہم حضور ﷺ کی بشریت کا انکار کرنے والے ہوتے تو پھر ہمارے لئے یہ حدیث مخالف ہوتی جب ہم حضور ﷺ کی بشریت کے قائل ہیں پھر اعتراض کیا۔ البتہ آپ ﷺ کی بشریت اپنی جیسی بشریت نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بشریت نوری مانتے ہیں۔

## سوال

بہارِ شریعت میں لکھا ہے نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔

## عقیدہ

انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت۔ (جلداول، عقائد متعلقہ نبوت صفحہ ۱۰)

بہارِ شریعت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کی مصدقہ ہے اور بریلوی مذہب کی نہایت معتبر کتاب



ہے۔ بریلوی مذہب کے مایہ ناز عالم مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتے ہیں

یا قوت حجر لا کالحجر

محمد بشر لا کالبشر

یا قوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں

محمد بشر ہیں عام بشر نہیں

مفتی صاحب نے نہایت عمدہ فیصلہ فرمادیا ہے اسی پر ہم ختم کرتے ہیں۔

## جواب

سائل ہمارے اکابر کی عبارات پیش کر کے اپنی جہالت ثابت کر رہا ہے۔ ان غریبوں کو تا حال معلوم نہیں ہو سکا کہ ہم اہل سنت اللہ کے پیارے رسول اکرم ﷺ کو بشر مانتے ہیں لیکن اپنے جیسا نہیں اور حق یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے اس عقیدہ کو جانتے ہیں لیکن عوام میں انتشار پھیلانے کی غرض سے ایسے ہی لکھ اور کہہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو ایک جسم والا معبود ہے کیونکہ جیسے ہمارے ہاتھ ہیں وہ بھی تو اپنے ہاتھوں کا ثبوت دیتا ہے۔ **کما قال**

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۶۴)

**ترجمہ:** بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

اور فرمایا

يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۱۰)

**ترجمہ:** ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور اُس کے پاؤں بھی ہیں۔ **کما قال**

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (پارہ ۴۹، سورۃ القلم، آیت ۴۲)

**ترجمہ:** جس دن ایک (اللہ تعالیٰ کی) ساق کھولی جائے گی۔

ظاہر ہے کہ پٹنڈلی پاؤں کی ہوتی ہے اور پاؤں بھی دو ہوں ورنہ لنگڑا پن ثابت ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور فرمایا

وَيُفْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمن، آیت ۲۷)

**ترجمہ:** اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۸۸)

ہر چیز فانی ہے سوا اس کے چہرے کے۔



وغیرہ وغیرہ احادیث ہیں تو اللہ کے جسم کے متعلق واضح الفاظ پائے جاتے ہیں۔ ان آیات و احادیث کو لے کر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جیسا ہے تو بتاؤ اس کو یہی جواب دیا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء کے ہمارے اعضاء جیسے نہیں بلکہ اُس کی شان کے لائق جیسے کہ وہ ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بشریت بھی اُن کی شان کے لائق ہے۔ ہم اُن کے متعلق کیا کھوج لگا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم اس معاملہ میں مامور من اللہ ہیں۔

ہمیں حضور ﷺ کے ادب کا حکم ہے بلکہ جس بات میں حضور ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کا شائبہ ہو اُس سے بچنا لازمی ہے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ مزید اباحت فقیر کے رسالہ ”حقیقت نور و بشر“ میں ہیں۔

فقیر نے مخالفین کے سوالات کے جوابات سے فراغت پائی تو معایہ مضمون ذہن میں اُترا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی بے مثل بشریت اور نورِ حقیقت کی سب سے بڑی اور بہتر اور اعلیٰ دلیل ”آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا“ ہے اسی لئے رسالہ کے آخر میں تتر لگا کر چند حوالہ جات سپرد قلم کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذوقِ ایمانی میں اضافہ اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

### نفسی سایہ رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) قال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ما وقع ظلك على ارض لنلا يضع انسان قدسه على ذلك الظل۔ (تفسیر مدارک، روح البیان وغیرھا)

امیر المؤمنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) عن ابن عباس لم یکن للنبی ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس وقط الا غلب ضوء و الشمس ولم یقم مع السراج قط الا غلب ضوء و ضوء السراج۔ (زرقاتی صفحہ ۴۲۰، جلد ۲، نسیم الریاض صفحہ ۲۸۲، جلد ۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔

آپ ﷺ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کا نور سورج کے نور پر غالب آتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کا نور چراغ کے نور پر غالب آ جاتا۔

(۳) عن ذکوان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن کہ ظل فی شمس ولا قمر۔

(خصائص کبریٰ جلد ۱، صفحہ ۶۸۔ امام جلال الدین سیوطی)

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تا جہاں مدینہ ﷺ کا سایہ نہ سورج میں ہوتا تھا اور نہ چاند میں (یعنی سورج اور چاند کی روشنی ہوتی)



## علماء کرام کی عبارات

(۱) لان ظل شخصه الشريف كان لا يظهر في شمس ولا قبر لئلا يوطأ بالاقدام۔

(سیرۃ حلبیہ شریف صفحہ ۶۴، جلد ۲)

بے شک تاجدارِ مدینہ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں، نہ چاند کی چاندنی میں ظاہر ہوتا تھا کہ اس پر کسی کے پاؤں نہ آئیں۔

(۲) ومن دلائل النبوة ﷺ ما ذكره ابن سبع لا ظل شخصه في شمس ولا قمره نه ﷺ كان نوراً۔

(شفاء شریف جلد ۲، صفحہ ۲۸۲)

اور آپ کی نبوت کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ تھا، نہ دھوپ میں اور نہ چاند کی چاندنی میں کیونکہ آپ ﷺ نور ہیں اور ہر نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(۳) از خصوصیاتیکہ آنحضرت ﷺ را بدن مبارکش وادہ بودند آن بود کہ سایہ ایشان

(تفسیر عزیزی: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

بر زمین نمی افتاد۔

حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے بدن شریف کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ اور ﷺ سایہ نبود در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است۔ چوں لطیف تر ازوے در عالم نباشد اور اسایہ چہ صورت دارد۔

(دفتر سوم مکتوب صفحہ ۱۰۰، مجدد الف ثانی قدس سرہ)

سرکارِ دو عالم ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر شخص کا سایہ اُس کے وجود سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب کہ حضور ﷺ کے وجود شریف سے کوئی چیز دنیا میں زیادہ لطیف نہیں تو پھر آپ ﷺ کے جسمِ اظہر کا سایہ کیسے ہوتا۔

(۵) شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں

ونمی افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت و نجاست است۔

یعنی حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ وہ نجاست و کثافت کی جگہ ہے۔

## مخالفین اہلسنت

بتواتر ثابت است کہ حضور ﷺ سایہ نہ داشتند۔

بتواتر ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ (امداد السلوک صفحہ ۸۵، ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اگست ۱۹۵۸ء، صفحہ ۱۵)



## مفتی دیوبندی کا فتویٰ

الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸ میں حافظ سیوطی نے مستقل ایک باب باندھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا زمین پر اور آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

پوری عبارت کتاب کی ذیل میں درج ہے جو استدلال کے لئے کافی دوائی ہے۔

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکر ان رسول الله ﷺ لم یکن یری له ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع من خصائصه ان ظله کان لا یقع علی الارض وانه یکان نوراً اذ کان اذ امتی فی الشمس او القمر لا ینظر له ظل قال بعضهم ویشهد له حدیث قوله ﷺ فی دعائه واجعلنی نوراً انتهی بلفظه۔

**ترجمہ:** یعنی حکیم ترمذی نے حضرت ذکوان سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا سایہ نظر آتا تھا۔ نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ آپ ﷺ نور تھے اور جب دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔ بعض علماء نے فرمایا اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور ﷺ نے اپنی دعا میں فرمایا کہ اے اللہ مجھے نور کر دے۔

اور اسی سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اسی کے ہم محقق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲، ۷۷، ۷۷، دفتر ۳۸، ۳۹، ۸۶۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند مجموعہ فروری مارچ ۱۹۷۷ء صفحہ ۱۱، کالم ۳، سطر ۱۸)

## فیصلہ کن بات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر مخالفین کے اپنے اکابر کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور چند گنتی کے ضدی ملا کہہ رہے ہیں کہ سایہ تھا۔ منصف مزاج سوچے کہ ایک طرف چمکا دڑ بولے، دوسری طرف ساری خدائی تو بات کس کی حق ہوگی۔ یہاں یہی بات ہے کہ اسلام کے بہت بڑے اساطین فرماتے ہیں کہ سایہ نہ تھا مثلاً حافظ رزین محدث و علامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور و امام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ و امام عارف باللہ سیدی جلال الملتی والدین محمد بنی رومی قدس سرہ و علامہ حسین بن محمد دیار بکری و اصحاب سیرت شامی و سیرت حلبی و امام علامہ جلال الملتی والدین سیوطی و امام شمس الدین ابوالفرح ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء و علامہ شہاب الحق



الدین خفاجی صاحب تسمیہ الریاض و امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و مخ محمد یہ و فاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب و شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی و جناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و بحر العلوم مولانا عبدالحق لکھنوی و شیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و حیرہم اجلہ فاضلین و مقتدایان کہ آج کل کے مدعیان علم کو ان کی شاگردی کے اور ان کے کلام سمجھنے کی لیاقت نہیں وہ خلفاً عن سلف ہمیشہ سے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے لیکن یہ نہ مانوں کہ مریض ضد میں ہوں تو ان کا کیا علاج۔

### سرہستہ راز

یہ ضد اس وقت شروع ہوئی جب وہابی تحریک سے متاثر ہو کر ان کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھ دیا کہ حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ایسے جیسے گاؤں کا چوہدری اور بس وہ ہماری طرح بشر ہیں فرق یہ ہے کہ وہ نبی ہیں ہم نہیں۔ اب آسمان نیچے آ جائے زمین اوپر تو بھی نہیں مانیں گے ورنہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں اور نہ ہی نورانیت و بشریت کا اجتماع ممکن ہے جبریل علیہ السلام وحیہ کلبی اور دوسرے انسانوں کی صورت میں بارہا بار گاہ حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے حضور میں حاضر ہوئے۔ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اور حضور ﷺ کے وصال کے وقت بشری صورت میں تھے ایسے ہی قرآن و حدیث میں بے شمار واقعات موجود ہیں کہ فرشتے نور ہو کر بشری لباس میں آئے۔

### بشریت سے پہلے

بشریت و آدمیت و انسانیت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا ان سے پہلے

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّا كُوِّرَا (پارہ ۲۹، سورۃ دھر، آیت ۱)

ترجمہ: کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

لیکن حضور سرور عالم ﷺ حقیقت محمدیہ کے ساتھ نہ صرف موجود بلکہ بوصف نبوت موصوف تھے تو یقیناً آپ ﷺ نور تھے لیکن بشریت میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی بشریت بھی حق ہے لیکن عارضی نہ کہ حقیقی۔

(روح البیان پارہ ۱۶، سورۃ مریم)

### مسلم عقیدہ

تمام مخلوق سے حضور سرور عالم ﷺ پہلے پیدا ہوئے نہ کہ عرش و کرسی اور عقل و غیرہ اس لئے کہ آپ ﷺ کا ہی لقب رحمۃ للعالمین ہے اور عالمین میں عرش، کرسی، عقل و غیرہ سب ہی شامل ہیں تو وہ بھی حضور ﷺ کی رحمت کے محتاج ہیں اور محتاج بعد کو ہوتا ہے محتاج الیہ پہلے اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ تمام عالم سے پہلے ہیں تو اس وقت نور تھے اسی لئے ہم آپ ﷺ کی حقیقت نور مانتے اور شکل بشری بھی مانتے ہیں لیکن عارضی نہ حقیقی۔



## دعائے نور

بخاری و مسلم وغیرہ ہمارے احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرور عالم ﷺ سے ایک دعائے منقول جس کا خلاصہ یہ ہے

اللهم اجعل فی قلبی نوراً وبصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی عصبی نوراً و فی لحمی نوراً و فی دمی نوراً و فی شعری نوراً و فی بشری نوراً و عن یمینی نوراً و عن شمالی نوراً و امامی نوراً و خلفی نوراً و فوقی نوراً و تحتی نوراً و اجعلنی نوراً۔

اے اللہ میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت پوست و خون اور استخوان اور میرے زیر و زبر اور بال و پل و پیش اور چپ و راست اور ہر عضو میں نور رہ مجھے نور کر دے۔

**فائدہ:** علامہ یعنی شارح بخاری و دیگر آئمہ نے فرمایا حضور ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہوئی اور من جملہ یہ دعا قبول ہوئی تو آپ ﷺ کو نور یعنی آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری ماننا چاہیے۔

## بشریت کیا ہے

گوشت پوست، خون وغیرہ اور پیدائش سے لے کر مرتے دم تک غلاظت و کثافت اور بدبو اور مارا اور نجس لیکن یہ عوارض حضور ﷺ میں توبہ توبہ۔ آپ ﷺ پیدائش سے لے کر تا وصال بلکہ بعد وصال خوشبو ہی خوشبو آپ ﷺ کو جو ہاتھ لگائے وہ بھی معطر و معتبر آپ ﷺ کا بول و براز سے لے کر پسینہ اور خون مبارک تک معطر و معتبر اور طیب و طاہر بلکہ جسے یہ چیزیں نصیب ہوں وہ نہ صرف پاک بلکہ تازہ زندگی تندرست اور مرنے کے بعد سیدھا بہشت میں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ ﷺ کی بشریت ایسی لطیف کہ تمام ملکوتیوں، قدسیوں کی لطافت کی انتہا تو آپ ﷺ کی لطافت کی ابتداء یعنی کسی لطیف سے لطیف تر شے کو آپ ﷺ کی لطافت سے معمولی نسبت بھی نہیں اور اسی لطافت کے پیش نظر ہم آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری مانتے ہیں۔ اس کے باوجود کثافت و غلاظت بھرا کوئی انسان کہے کہ حضور ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں تو اس پر حیف اور صد حیف ہے۔

## نور کیا ہے

کسی نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ نور صرف روشنی کا نام ہے تو غلط ہے بلکہ نور ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کی بے شمار انواع ہیں اور حضور ﷺ ان تمام حقائق کے جامع ہیں اور وہی ظاہری روشنی والا نور بھی آپ ﷺ تھے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں

۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ”فضائل رسول“ میں پڑھیے۔ اویسی غفرلہ



(۱) ابن عباس نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا۔

**فائدہ:** غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں حضور ﷺ کے سامنے پھسکی پڑ جاتیں جیسے چراغ پیش مہتابی یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ (نقی القسبی)

(۲) انہوں نے فرمایا کہ

اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاہ  
جب حضور ﷺ کلام فرماتے تو دندان مبارک سے نور چھٹتا نظر آتا۔

(۳) حضرت ہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

یتلا وجہہ تلالو القمر لیلۃ البدر افنی العربین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتلط اشم انور المتجود۔  
حضور ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بنی تھی اور اس پر نور کا بقیہ متبلی رہتا کہ آدمی خیال نہ کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اونچی معلوم ہو۔ کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن و تابندہ تھا۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کان الشمس تجری فی وجہہ۔  
گویا آفتاب ان کے چہرہ میں رواں تھا

اور فرماتے ہیں

اذا ضحک بتلالاء الجدر  
جب حضور ﷺ ہنس فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

(۵) ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں

لورائیة لقلت الشمس طالعة۔  
اگر تو انہیں دیکھتا تو ضرور کہتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہے

(۶) ابو قریصہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں

رأینا کان النور یخرج من فمہ  
ہم نے نور سانس نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے

(۷) احادیث کثیرہ میں ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے ان کی روشنی سے بھرہ اور روم و شام کے محل روشن ہو گئے۔



(۸) روایات میں ہے

اضاء بہ مابین المشرق و المغرب۔  
شرق سے غرق تک منور ہو گیا

اور بعض میں ہے

امتلات الدنيا کلها نوراً۔  
تمام دنیا نور سے بھر گئی۔

(۹) آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں

رأيت نوراً ساطعاً من رأسه قد بلغ السماء۔

میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچا۔

(۱۰) ابن عساکر نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی میں کپڑا سیتی تھی۔ سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ کے نور رخ مبارک کی شعاع سے سوئی ظاہر ہو گئی یعنی مل گئی۔ (خصائص کبریٰ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۱۱) علامہ قاسی مطالع المسرات علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں

كان النبي ﷺ يضي البيت المظلم من نورہ۔ (نفی الفی شریف)

نبی کریم ﷺ کے نور مبارک سے خانہ تاریک روشن ہو جاتا۔

**فائدہ :** حضور ﷺ حسی نور بھی تھے اور ہدایت کے بھی لیکن

۔ دیدہ کو رو کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ”حضور ﷺ حسی نور ہیں“ کا مطالعہ کیجئے۔

فتنہ والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ

بہاولپور۔ پاکستان